سوال

اجائز ہے یا؟ (168)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماتے ہیں علمائے دین کہ تین رکعت وتر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر آپ یہ جواب دیں کہ جائز ہے توابوہریرۃؓ، ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کی حدیثوں کا کیا جواب ہے کہ وہ مرفوعاً بہ اختلاف اقوال موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین رکعت وتر نہ پڑھا کرو بلکہ پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو اور مغرب کی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ عائشہ، ابی بن کعب، ابوایوب، انس بن مالک، عبداللہ بن ابی رومی، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمن بن سبرہ، نعمان بن بشیر، ابوہریرۃ، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنھم یہ پندرہ صحابہ کرام ہیں جنھوں نے تین رکعت وتر کی روایت کی ہے اور ان کی روایت صحاح ستہ، مؤطا امام مالک، دار

ح تین رکعت وتر دو تشہد اور ایک سلام سے منع ہیں اور ایک تشہد یا دو سلام سے ثابت ہیں باقی رہا امام شوکانی کا قول کہ تین رکعت وتر جائز تو ہیں لیکن کراہت سے اور بہتر یہ ہے کہ تین رکعت وتر نہ پڑھے۔ یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے بکثرت تین رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے۔ گو آپ سے پا

رفقہائے سبعۃ سے جو تین رکعت وتر ایک سلام سے مروی ہیں وہ ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی دو تشہد ثابت نہیں ہیں اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ دو صورتوں میں تین رکعت وتر ثابت ہیں یا تو ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھے جائیں اور یا پھر دو سلام اور دو تشہد سے پڑھے جائیں ا

لام اور ایک تشہد سے جائز اور ایک سلام، دو تشہد سے مکروہ کہتے تھے باقی رہا طحاوی کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ سے تو ایک رکعت سے لے کر گیارہ رکعت تک وتر ثابت ہیں لیکن بعد میں تین رکعت وتر پر اجماع ہو گیا بڑے تعجب کی بات ہے یہ اجماع کب ہوا تھا؟ کہاں ہوا تھا؟ کن لوگوں نے کیا تھا۔ صحابہ اور تابعین۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد 01